ALVEENA KHAN
KPPMS_004

DATE __/__/__



# اسلام سے کیا مراد ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

## تعارف:

اسلام کا مادہ سلم ہے جسکا مطلب ہے صلح، سلامتی، ظاہری اور باطنی عیوب سے پاک ہونا، اللہ تعالیٰ کے آگے اطاعت کے لیے سر جھکا دینا اور اسکا حکم بے چون و چرا بجا لانا۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو انسان کی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو ہدایت الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، معاشرتی ہو یا تمدنی، مادی ہو یا روحانی، معاشی ہو یا سیاسی اور ملکی ہو یا بین الاقوامی۔ اسلام ایک عالمگیر دین ہے اور بے شمار خصوصیات کا حامل ہے۔ اس نے مسلمانوں کو توحید و رسالت کا تصور دیا۔ یہ ایک الہامی اور مکمل ضابطہ حیات ہے جو کہ نہ صرف ایمان اور نفس کی اصلاح کرتا ہے بلکہ دین و دنیا کی وحدت کے ساتھ ساتھ عظمت انسانیت کو بھی فروغ دیتا ہے۔ اسلام تعصب سے پاک دین محبت ہے اور اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے اور جیسا کہ سورہ المائدہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

"اللہ کا پسندیدہ دین اسلام ہے"۔

## اسلام کے لغوی معنی:

اسلام لغوی اعتبار سے سلم سے ماخوذ ہے جسکے معنی امن، سلامتی اور [illegible] کے ہیں۔

## اصطلاحی معنی:

اصطلاحی معنوں میں
اسلام کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے آگے اطاعت کے لیے سر جھکا دینا اور دل و جان سے اسکا ہر حکم بجا لانا اور شرعی اصطلاح میں اپنی مرضی سے اللہ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا اسلام کہلاتا ہے۔

## دینِ اسلام سے مراد:

دین اسلام سے مراد اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے احکامات پر مبنی وہ نظام زندگی ہے جو ہر اعتبار سے کامل اور مکمل ہو اور وہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کی ضروریات کو پوری کرتا ہو اس میں انفرادی سطح سے لے کر اجتماعی اور بین الاقوامی سطح تک زندگی کے ہر گوشے کے بارے میں رہنمائی کا سامان موجود ہے۔
جیسا کہ قرآنِ حکیم میں ہے۔

آل عمران، 19:3

"بے شک دین اللہ کے نزدیک فقط اسلام ہی ہے۔"
ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

المائدۃ، 3:5

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل

کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطورِ) دین پسند کر لیا۔"

ان آیات سے اسلام کے ایک کامل اور مکمل دین ہونے کا تصور ابھرتا ہے۔

## اسلام کی نمایاں خصوصیات:

ویسے تو دینِ اسلام ان گنت خصوصیات کا حامل دین ہے لیکن اس کی چند نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

## توحید کا تصور:

انسانیت پر اسلام کا سب سے بڑا احسان عقیدۂ توحید ہے۔ جس کے مطابق "اللہ ایک ہے"۔ وہی ساری کائنات کا خالق ہے، مالک ہے، رازق ہے، ازلی ہے اور ابدی ہے اور وہی مستحقِ عبادت و استعانت ہے اور اسی بات کا اقرار مسلمان کلمۂ طیبہ میں کرتے ہیں۔

لا الہ الا اللہ

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔"

اور سورۃ اخلاص میں اللہ پاک خود فرماتا ہے۔

ترجمہ:

"کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کے برابر کا کوئی نہیں۔"

عقیدہ توحید ہی اسلام کو دنیا کے تمام مذاہب سے ممتاز کرتا ہے۔ دین اسلام پورے کا پورا عقیدہ توحید کے گرد گھومتا ہے۔

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرت النبی میں توحید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

"توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔"

حضور پاک نے فرمایا:

"اسلام ایک قلعے کی مانند ہے اور اسکا دروازہ توحید ہے۔"

## 2۔ رسالتِ محمدیؐ اخلاقِ حسنہ کی تعلیم:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رشد و ہدایت کے لیے بے شمار نبیوں اور رسولوں کو بھیجا، لیکن ان سب کی نبوت و رسالت زمان و مکان اور افراد کے لیے خاص تھی، مگر اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر، سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمدؐ کی معرفت جس دین کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا وہ کسی زمان و مکان اور افراد کے ساتھ خاص نہیں بلکہ آفاقی و ہمہ گیر ہے اور دائمی بھی۔ اور توحید کے بعد رسالت ہی اسلام کی ایک ایسی خوبی ہے جو اس کو ممیز کرتی ہے۔

اور جیسا کہ کلمہ طیبہ کے دوسرے حصے میں مسلمان اس بات کی گواہی دیتے ہیں

"محمد رسول اللہ"

ترجمہ: "محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔"

سورۂ احزاب میں اللہ بیان فرماتے ہیں۔

ترجمہ:

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔" (33:40)

اسلام نے انسانوں کو سیرت رسول بھی عطا کی ہے۔ جو کہ حضور کی الہٰی ہوئی کتاب کی طرح بالکل محفوظ ہے اور ہر دور کا انسان اس سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ:

بلاشبہ رسول (کی ذات مبارکہ) میں تمہارے لیے ایک بہترین نمونۂ عمل موجود ہے۔"

پیغمبر کی زندگی سے ہمیں قوانین بھی ملتے ہیں۔ جن سے ہم اپنی عملی زندگی میں ہر طرح کی مدد لے سکتے ہیں۔ اور سنت تو شریعت کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک ہے۔ اور جیسا کہ سورۂ النجم میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ:

"نبی کریم کبھی بھی خود سے حکم نہیں کرتا وہ تو صرف انہی باتوں کا حکم دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے بیان کی جاتی ہیں۔" (53:3-4)

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ:

پیغمبر کو بہتر آپ لوگوں کے لیے بہترین اسوہ حسنہ بنایا گیا ہے۔"

## 3. اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات:

اسلام اس اعتبار سے دوسرے مذاہب کی نسبت نمایاں حیثیت کا حامل ہے کہ اسے یہ زندگی کا نہایت منظم ضابطہ ہے۔ حیات انسانی کا کوئی گوشہ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو یا قانونی، اسلام کی ہدایات سے محروم نہیں رہا۔ اکثر اوقات یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ مذہب انسان کا شخصی اور انفرادی معاملہ ہے۔ دوسرے مذاہب کے بارے میں تو یہ بات صحیح ہو سکتی ہے لیکن اسلام ان معنوں میں مذہب نہیں۔ قرآن میں اسکے لیے "دین" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے جس کے معنی ہیں مکمل ضابطہ ہدایت۔ قرآن نے کہا ہے:

ترجمہ:

"اے اہل ایمان، اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو" (البقرہ ۔ ۲۵۸)

اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کا ہر رخ خدا کی مرضی کے مطابق متعین ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی کے ہر دائرے میں، اپنے سارے افعال و اعمال میں اور اپنے کل معاملات و تعلقات میں خدا کی ہدایت کی پیروی کرنے والا ہوتا ہے۔ اسکی خلاف ورزی کو شیطان کی پیروی قرار دیا گیا ہے اس لیے کہ شیطان بھی ابتداً خدا کا پرستار تھا لیکن جب اسے ایک ایسا حکم دیا گیا جو اس کے نفس پر گراں گزرا (یعنی حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنا) تو اس نے انکار کر دیا اور گمراہی کا شکار ہوا

# الہامی نظام زندگی: ۶۔

اسلام کی ایک اور بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک ایسا نظامِ زندگی پیش کرتا ہے جو محض عقل انسانی کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ ربانی ہدایت پر مبنی ہے۔ اس اعتبار سے یہ نازی ازم، کمیونزم وغیرہ سے مختلف ہے کیوں کہ یہ سارے نظام ہائے زندگی انسانی فکر کے نتائج ہیں اور انسانی دماغ اپنے ماحول سے بلند تر ہو کر سوچ ہی نہیں سکتا۔ اس کے برخلاف اسلام بھی انسانی ذہن کی تخلیق نہیں بلکہ اُسی خالق کی طرف سے آیا ہوا نظامِ حیات ہے جس نے زمین و آسمان اور خود انسان کو پیدا کیا ہے۔

جیسا کہ سورہ آل عمران آیت ۱۹ میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ:

"بے شک اللہ کے نزدیک اصل طرزِ زندگی اسلام ہے۔"

الہامی ہدایت کا دعویٰ تو تمام مذاہب کرتے ہیں لیکن موجودہ دور میں اسلام کے سوا کسی الہامی مذہب کی تعلیمات محفوظ نہیں۔ کچھ تو اس وجہ سے کہ وہ مذاہب اس زمانے کے ہیں جب تحریر کے ذریعے چیزیں محفوظ نہیں ہو سکتی تھیں، اور کچھ اس وجہ سے کہ بعد میں ان مذاہب کے پیروؤں نے ان میں بے شمار تبدیلیاں کر دیں اور اپنی من پسند چیزیں شامل کر دیں۔ ان میں سے کوئی مذہب اپنی اصل شکل میں موجود نہیں۔ اس بناء پر درحقیقت اسلام موجودہ دنیا کا واحد الہامی مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہے۔

ترجمہ:
"اللہ کا پسندیدہ دین اسلام ہے۔"
(سورہ المائدہ آیت نمبر ۳)

## 5- دینِ فطرت:

انسان کی فطرت و جبلت میں احساس شرم و حیا، تحفظ عزت و ناموس، حریت، غیرت و حمیت اور پابندی ضابطۂ اخلاق نہ صرف شامل ہے بلکہ پوری شدت و قوت سے کار فرما بھی ہے۔ اس لیے ان صفات و محاسن سے عاری انسان اور جذبات انسانیت سے خالی شخص کو صحیح معنی و مفہوم کے لحاظ سے انسان کہنا کسی طرح بھی بجا نہیں۔ قلب و ضمیر کی زندگی ہی اصل زندگی ہے۔ انسان کے باطن کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ اور اسلام ہی انسانیت کا دائرہ متعین کر کے اسے صحیح سمت میں رواں دواں رکھتا ہے۔

مثلاً جنسی خواہش ہر انسان کے اندر پائی جاتی ہے۔ اس جذبہ و خواہش کو اسلام نے یہ صحیح رخ دیا کہ مرد و عورت چند گواہوں کی موجودگی میں مہر کے ساتھ ایجاب و قبول کر کے ایک ساتھ زندگی گزارنے کا عقد و عہد کر لیں اسی کو اصطلاح شریعت میں نکاح کہا جاتا ہے جس سے جنسی بے راہ روی کے سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور یہی امر اس بات کا ثبوت فراہم کرتا ہے کہ اسلام دینِ فطرت ہے اور فطرتِ انسانیت کی نفی نہیں کرتا بلکہ اس نے اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اصول و ضوابط مقرر کر رکھے ہیں۔

## 6۔ تزکیۂ نفس:

اسلام اپنے پیروکاروں کو تزکیۂ نفس کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا۔ اس بندگی کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ خدا ہی کی بات مانی جائے اور طاغوت کی بات ماننے سے گریز کیا جائے۔ پھر اسی بندگی اور تسلیم و رضا کو جانچنے کے لیے اللہ نے زندگی و موت کا نظام پیدا کیا تاکہ آزمائے کہ کون بہتر عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں خیر و شر کا شعور رکھ دیا اور ساتھ ہی وحی کے ذریعے صراطِ مستقیم کا تعین کر دیا تاکہ لوگ خدا کی مرضی کے مطابق زندگی گزار کر جنت کی ابدی نعمتوں سے مستفید ہوں۔

اس اہتمام کے باوجود اکثر انسان گناہوں کی غلاظت میں ملوث ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہ گناہوں کی صفائی کا عمل دنیاوی زندگی سے شروع ہوتا ہے اور اللہ کی رحمت سے آخرت میں منتہائے کمال تک پہنچ جاتا ہے۔

سورہ الشمس میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ:

"یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا۔ اور وہ نامراد ہوگا جس نے اسے آلودہ کیا۔"

سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ:

"اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان کیا کہ ان میں انہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیا جو انہیں آیات پڑھ کر سناتا ہے، ان کا

تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

## 6 دین و دنیا کی وحدت:

دین اسلام کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس نے دین و دنیا کی اس مصنوعی علیحدگی کو ختم کر دیا جو مختلف مذاہب میں رائج ہے۔ اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لے۔ اکثر مذاہب میں ترکِ دنیا کی تعلیم ملتی ہے۔ لیکن اسلام میں ترکِ دنیا کی بڑی شدت سے مخالفت کی گئی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

"اسلام میں ترکِ دنیا کا کوئی مقام نہیں۔"

اسلام میں نہ صرف ترکِ دنیا کی مذمت کی گئی ہے بلکہ دنیاوی اور مادی اعمال مثلاً اکتسابِ رزق اور فکرِ عیال کو باعثِ اجر و ثواب بتایا ہے۔ ایک حدیث میں کہا گیا ہے کہ:

"جو شخص والدین کے لیے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے اور جو اہل و عیال کے لیے محنت کرتا ہے وہ بھی اللہ کے لیے کام کرتا ہے اور جو اپنی ذات کو فقر و فاقہ سے بچانے کے لیے کام کرتا ہے وہ بھی اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے۔"

لہٰذا طلبِ رزق اور پرورش عیال بھی اپنے وسیع مفہوم میں عبادت ہے، ان میں مصروف ہونا باعثِ اجر اور ان سے غفلت برتنا باعثِ عذاب ہے۔

ترجمہ:
"اور دنیا سے اپنا حصہ لینا نظر انداز نہ کرو۔"
(القصص - ۷۷)

اسلام یہ بتاتا ہے کہ دنیوی اور آخروی زندگی دونوں کی اصلاح ضروری ہے۔ اسی لیے مسلمانوں کو جو دعا سکھائی گئی وہ یہ ہے کہ
ترجمہ
"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بہترین اجر دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"
(البقرہ - ۲۰۱)

8 **سادہ اور عقلی مذہب:**

اسلام کی تعلیمات بہت سادہ اور قابل عمل ہیں اور ان کو سمجھنے کے لیے خدا اور اس کے بندے کے درمیان کسی واسطے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام اندھی بہری اطاعت کا مطالبہ نہیں کرتا۔ قرآن میں بار بار لوگوں کو اس بات پر ابھارا گیا ہے کہ وہ تفکر اور تعقل کی قوتوں کو استعمال کریں۔ مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ خدا سے دعا کریں
"رب زدنی علما"
ترجمہ: اے اللہ میرا علم وسیع کر۔

قرآن میں کہا گیا ہے
ترجمہ:
"وہ لوگ جو عقل سے کام نہیں لیتے جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔" (۹:۳۴)
آنحضرت ﷺ نے بھی حصول علم کی بڑی تاکید کی ہے۔ مثلاً آپ نے فرمایا کہ

"ہر مسلمان پر حصولِ علم فرض ہے"
اور یہ کہ
"جو شخص حصولِ علم کی خاطر گھر سے نکلتا ہے خدا کی راہ میں چلتا ہے۔"

انھیں تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ عرب جو حضورؐ سے قبل جاھل اور وحشی تھے، دیکھتے ہی دیکھتے علم اور تہذیب کے علم بردار بن گئے۔

## 9 ثبات اور تغیر:

اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ثبات اور تغیر کے درمیان کامل توازن قائم کیا گیا ہے۔ جہاں ایک طرف وہ زندگی کے ابدی اصول پیش کرتا ہے وہیں انسانی معاشرے میں جو فطری تغیرات آتے رہتے ہیں ان سے پیش آمدہ مسائل کا حل بھی فراہم کرتا ہے۔

قرآن و سنت کے دیے ہوئے اصول ابدی ہیں، پوری انسانیت بھی متفقہ طور پر ان میں کوئی تبدیلی کرنا چاہے تو نہیں کر سکتی اس لیے کہ یہ ہدایت خالق کی طرف سے ہے:

ترجمہ:
اللہ کی باتوں میں تبدیلی نہیں ہوتی (یونس: ۶۴)

ترجمہ:
تم خدا کی سنت میں تبدیلی نہ پاؤ گے۔ (الاحزاب: ۶۲)

اسلام کے یہ اصول ہر زمانے کے لیے ہیں اور انسانی فطرت کے مطابق ہیں لہذا جب تک خود انسانی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ان اصولوں میں تبدیلی کا کوئی سوال نہیں۔ البتہ وہ چیزیں جن کا تعلق وقت، موسم اور مقامی حالات وغیرہ سے ہے تو ہر زمانے کے لوگوں کو شریعت کی مجموعی تعلیمات کی روشنی میں تفصیلات طے کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

15 **عظمتِ انسانیت:**

اسلام انسان کو ایک خاص مرتبے سے نوازتا ہے۔ قرآن کریم میں تقریباً چھیانوے آیات میں احترامِ انسانیت کو بیان کیا گیا ہے۔ انسان کے لیے سب سے بڑی عزت اور شرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اشرف المخلوقات بنایا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ:

"اور ہم نے انسانوں کو عزت دی اور ان کو خشکی اور سمندر میں سواری فراہم کی اور پاک چیزوں میں سے ان کو رزق دیا اور ان کو اپنی بہت سی مخلوقات سے اچھا بنا دیا۔"

(١٦:٦٥)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ جیسا کہ سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ:

"میں نے انسان کو اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔"

(2:30)

DATE: __/__/____

سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ فرماتے ہیں۔
ترجمہ
"ہم نے اولاد آدم کو عزت سے نوازا ہے"
(١٦:٦٥)
اللہ نے عزت کو معیار انسان کو دکھا کے مذہب کو نہیں دکھا۔ سورۃ التین میں ارشاد ہوتا ہے۔
ترجمہ
"میں نے انسان کو احسنِ تقویم بنایا ہے"

اسلام ہر قسم کے تعصب کا خاتمہ کرتا ہے اور اخوت اور مساوات کا درس دیتا ہے۔ جیسا کہ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔"

دنیا میں کوئی ایسا قانون نہیں جو دوسروں کے حقوق ادا کرنا سکھائے یہ دین اسلام ہی ہے جو بتاتا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کتنی ضروری ہے۔ اور حقوق اللہ کے بارے میں تو اللہ پاک خود فرماتا ہے کہ وہ تو میں معاف کر دوں گا لیکن حقوق العباد اس وقت تک معاف نہیں ہو سکتے جب تک وہ بندہ خود معاف نہ کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بخدا وہ آدمی مومن نہیں ہے جس کا پڑوسی اسکی تکلیفوں سے بے خوف نہ ہو۔"
سورۃ الزلزال میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ترجمہ:
"اور جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی تو وہ اسے اپنی نگاہوں کے سامنے پائے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی تو وہ اسے بھی دیکھے گا۔"

آنحضرتؐ نے فرمایا:
"تم میں سے ہر ایک چرواہے (کی مانند ہے) اور ہر ایک سے اسکے گلے کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔"

ایک اور حدیث میں ارشاد ہوا۔

"مل جل کر رہو، ایک دوسرے سے مت کٹو، دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرو، مشکلات پیدا نہ کرو۔"

## نتیجہ حاصل:

مندرجہ بالا بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دینِ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو بے شمار خصوصیات کا حامل ہے اور تمام انسانوں اور تمام جہانوں کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور اس کی تعلیمات پر عمل کر کے انسان نہ صرف اس دنیا میں ایک خوشحال زندگی گزار سکتا ہے بلکہ آخرت میں بھی سرخرو ہو گا۔

ہر سوال کا جواب قرآن میں ہے
زندگی کا ہر حساب قرآن میں ہے
اے مسلمان قرآن کھول کر تو دیکھ
تمھارے ہر درد کی دوا قرآن میں ہے۔

(علامہ اقبال)